رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

تو پاک باش برادر مدار از کس باک

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۸ | قادیان دار الامن والامان مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء | جلد ۳

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل تفسیر آیات و مشتمل رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا احمد صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہوا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے موید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ ... فیصدی کے حساب سے خریدلیں تو ہر ماہ ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے اور ہم حسب دل منشا چھپا کر مفت تقسیم کیا کریں اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ کا ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا بلکہ ٹریکٹ سیریز کے نمبروں میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری تعداد خواہشمندوں کی جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

عجیب و غریب دلچسپ کتابیں؟

مکافات عمل شیخ الاسلام انگلستان عبداللہ کوئلم کے ناول دیجز اوف سن (نتیجہ گناہ) کا ترجمہ
اس ناول کو نہ تو معمولی دل بہلاؤ کا سامان سمجھنا چاہیے اور صرف پند و نصیحت کا خشک دفتر۔ بلکہ ایک اعلیٰ درجہ کے دلچسپ ناول کے پیرایہ میں مقدس اسلام کی تمام اعلےٰ حقیقتیں اس خوبی سے ظاہر کی گئی ہیں۔ کہ ہر ایک خیال اور ہر مذاق کی طبیعت اس کو دیکھ کر بے انتہا محظوظ ہو گی۔ اس ناول سے معلوم ہوتا ہے کہ کن خوبیوں سے یورپ اور امریکہ میں اسلام کا نور چمکایا۔ مصنف والا تزاد نے مسیحی دین کا کچھ ایسے عجیب طریقہ پر اسلام سے مقابلہ کیا ہے اور اسلام کی برکات اور خوبیوں کو ایسا واضح کر کے دکھایا ہے کہ ہر ایک منصف مزاج کو اس کی صداقت پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اسلامی قانون شریعت کو مسیحی قانون اور مسیحی شریعت سے۔ اسلامی اخلاق کو مسیحی اخلاق سے۔ اسلامی تقدس کو مسیحی تقدس سے موازنہ کر کے فضائل اسلام کو آفتاب سے زیادہ منور روشن کر دکھایا ہے۔ اسلام میں پردہ۔ عورتوں کے حقوق۔ کثرت ازدواج کی فلاسفی پر ایسی بحث کی ہے کہ مقابلہ میں ایک قابل عیسائی مقنن کو بجز تسلیم کے چارہ نہیں رہا۔ ایک مسلمان۔ ترک حلیم بے اور یورپین لیڈی للنشی کی پاکیزہ محبت سے مسلمانوں کی پاکیزگی اور پاکیزہ خیالی کا حال معلوم ہوتا ہے بالمقابل مدیو یورپین میسٹنگز اور مس موتا کا عشق۔ تمام اندرونی جذبات کی خبر دیتا ہے۔ آر معنا کے معاملات پر دلچسپ اور آزادانہ بحث کی ہے۔ لائق مترجم نے جابجا آیات قرآنی کا اظہار دیکر ترجمہ کو ایسا دلچسپ اور پسندیدہ بنا دیا ہے کہ یقیناً ہر مسلمان اس عجیب و غریب اسلامی ناول کو پڑھکر خوش ہو گا۔

تذکرہ صابریہ۔ بزرگان سلسلہ صابریہ کے نہایت عمدہ اور دلچسپ حالات میں کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس سال عام مسلمانوں میں نہایت قبولیت حاصل کی ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے اہل دل جلدی اسکی خریداری بھیجیں۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

اسلام۔ امریکہ کے شیخ الاسلام الگزینڈر رسل ویب صاحب کے پاکیزہ خیالات اسلام کی نسبت جن کے باعث انہوں نے اسلام قبول کیا۔ عجیب خیالات و دلایل ہیں قیمت عہ

کلمات طیبات۔ حضرت غوث اور دیگر بزرگان دین کے مکتوبات نہایت عجیب اور مفید ہیں۔ قیمت عہر

فیوض الحرمین۔ اسم باسمی کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ر

منبع العرفان۔ واقعی عرفان کا چشمہ ہے۔ قیمت ۱ر

جنگ اجنادین۔ فتح دمشق مختصر سی قابل دید اسلامی تاریخ ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

فخر البلاد۔ یعنی تاریخ بغداد اردو۔ قیمت ۔ ۔ ۱۴ر

عید المومنین۔

اسلام کی دنیوی برکتیں۔ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے واقعی ایک برکت ہے۔ نواب چراغ علی خاں صاحب مرحوم سابق فنانشل کمشنر حیدرآباد دکن کی تالیف ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

صداقت اسلام۔ اسلام پر دو زبردست لکچر۔ ایک لکچر آنریبل سید احمد خاں بہادر بالقابہ کا۔ دوم لکچر ڈاکٹر لائیٹنر صاحب بانی پنجاب یونیورسٹی کا سر سید قبلہ کی عمدہ تصویر بھی ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

مترجم دو د تاج لکھی۔ ایک بمبئی کے خوشنولیس کا لکھا ہوا ہے قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ر

حملہ آوری۔ ایرانی سرزمین اور اسلامی نامدوں کی شجاعت کی معتبر تاریخی داستان ہمت بڑھانے کا عمدہ نسخہ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین یہ کتاب فی الحقیقت ایک سعادت ہے۔ اور ایسی سعادت جو ہر ایک مسلمان کے حصہ میں آنی ضرور ہے قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۸ر

گلستان خواجہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی زندگی کے حالات اور کشف و کرامات کی ایسی عمدہ کتاب ہے کہ باید و شاید حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ سوانح عمری ہے۔ گر در حقیقت ایک فیض ہے اور طالبان حقیقت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ۔ متعدد نقشے درگاہ شریف

اور اس کے متعلقات کے بھی ہیں جو نہایت خوبصورت ہیں قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

نظم کی کتابیں

مثنوی لطیف۔ نہایت عمدہ مثنوی ہے معارف حقیقت اس میں ایسے پر مضامین اور پر مغز ہیں کہ سبحان اللہ۔ ارباب ذوق و شوق او طالبان طریقت اسکے دلدادہ اور فدائی ہیں۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

دیوان راسخ۔ موجودہ زمانہ میں ایشیائی شاعری نے جو ترقی حاصل کی ہے اور اردو زبان نے جو نیا رنگ اور نرالا چوچلا پیدا کیا ہے اس کا مزہ چکھنا چاہو تو یہ دیوان ملاحظہ کرو۔ جو مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب راسخ دہلوی کی جادو بیانی کا مجموعہ ہے اس پاکیزہ کلام کی تعریف میں ہندوستان بھر کے شعراء رطب اللسان ہیں حتیٰ کہ حضرت داغ بھی مداح ہیں۔ ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرعہ نشتر ہے ایسی پاکیزہ زبان اور اس میں ایسی شوخی پیدا کرنا صرف مولانا راسخ ہی کا کام ہے ضخیم دیوان ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

دیوان عزیز۔ یہ دیوان بھی تخمیس استادانہ کلام ہے اشعار میں ایسی خوبی ہے کہ دل پر چوٹ لگتی ہے اور ساتھ ہی ایک مزہ آتا ہے جسکا لطف کسی چوٹ کھائے ہوئے دل سے پوچھنا چاہیئے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

مولود شریف لطیف۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ کلام دیکھیئے اور مصنف کو داد دیجیئے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں سبحان اللہ وصل علیٰ قیمت ۔ ۔ ۳ر

جملہ درخواستیں منیجر اختر ہند پریس امرتسر کے نام ہوں۔

مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمان

(مولانا مولوی نور الدین صاحب کے نام)

مخدومی مکرمی اخویم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عنایت نامہ پہنچا۔ بلا شبہ کلام الٰہی سے محبت رکھنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبہ سے عشق پیدا ہونا اور اہل اللہ کے ساتھ حب صافی کا تعلق حاصل ہونا یہ ایک ایسی بزرگ نعمت ہے جو خدا تعالےٰ کے خاص اور مخلص بندوں کو ملتی ہے۔ اور دراصل بڑی بڑی ترقیات کی یہی بنیاد ہے۔ اور یہی ایک تخم ہے جس سے ایک بڑا درخت یقین اور معرفت اور قوت ایمانی کا پیدا ہوتا ہے۔ اور محبت ذاتیہ اللہ جل شانہ کا پھل اُس کو لگتا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ! کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو یہ نعمت جو راس الخیرات ہے عطا فرمائی۔ پھر بعد اس کے جو کسل اور قصور بجا آوری اعمال حسنہ میں ہو وہ بھی انشاء اللہ القدیر ان حسنات عظیمہ کی جذب سے دُور ہو جائیگا۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے جیسے آپ کے اخلاص نے بطور خارق عادت اسی زمانہ کے ترقی کی ہے۔ ایسا ہی جوش حب للہ کا آپ کے لئے اور آپ کے ساتھ بڑھتا گیا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ نے نہ چاہا کہ اس درجہ اخلاص میں آپ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہو۔ اسلئے اکثر لوگوں کے دلوں پر جو دعوے تعلق رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے قبض وارد کی۔ اور آپ کے دل کو کھول دیا فھذا فضل اللہ ونعمۃ یعطی من یشاء ویھدی من یشاء ویضل من یشاء

حامد علی سخت بیمار ہوگیا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اسکو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ جس وقت آپ تشریف لاویں اگر حکیم فضل الدین صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب بھی ساتھ تشریف لے آویں تو بہت خوب ہوگا۔ آنمخدوم اپنی طرف سے ان دونوں صاحبوں کو اطلاع دیں کیونکہ گاہ گاہ ملاقات ہونا ضروری ہے۔ زندگی کا کیا اعتبار ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۹ جولائی ۱۸۹۱ء

خطبہ موعظت

جو مولانا مولوی نور الدین صاحب نے یکم شوال ۱۳۱۶ھ بروز عید الفطر پڑھا

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین۔ واتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئا۔ ولا یقبل منھا عدل ولا تنفعھا شفاعۃ ولا ھم ینصرون ..

اللہ تعالےٰ ہمارا مالک۔ ہمارا خالق ہمارا رازق کثیر اور بے انتہا انعام دینے والا مولا فرماتا ہے۔ کہ میری نعمتوں کو یاد کرو۔ انسان کے اندر قدرت نے ایک طاقت ودیعت رکھی ہے کہ جب کوئی اُسکے ساتھ احسان کرتا ہے۔ تو اُسکے اندر اپنے محسن کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا اور ایسا ہی اُس آدمی کی ایذا سے دل میں ایک قسم کی نفرت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اُسکو کسی قسم کی تکلیف یا رنج پہنچے۔ اور یہ ایک فطرتی۔ اور طبعی تقاضا انسان کا ہے۔ پس اسی فطرت اور طبعیت کی لحاظ سے اللہ تعالےٰ اس مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو۔ اور اُن کو یاد کرکے اُس محسن اور منعم کی محبت کو دلمیں جگہ دو۔ اُسکے بے شمار اور بے نظیر احسانوں پر غور تو کرو کہ اُسنے کیسی منور اور روشن آنکھیں دیں جن سے وسیع نظارہ قدرت کو دیکھتے اور ایک حظ اُٹھاتے ہیں۔ کان دئیے جن سے ہر قسم کی آوازیں ہمارے سننے میں آتی ہیں۔ زبان دی جس سے کیسی خوشگوار اور عمدہ باتیں کرکے خود خوش ہو سکتے ہیں۔ ہاتھ دئیے کہ جن سے بہت سے فوائد خود ہم کو اور دوسروں کو پہنچتے ہیں۔ پاؤں دئیے کہ جن سے چل پھر سکتے ہیں۔ پھر ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنیٰ سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اوسکا کسقدر ممنون ہوتا ہے۔ اور ہر طرح سے اُس احسان کو محسوس کرتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے احسان جو کل دنیا کے احسانوں سے بالا اور بالا تر ہیں اور جو سچ پوچھو تو وہ احسان بھی دراصل اللہ تعالےٰ ہی کے احسان ہیں۔ جسنے یہ توفیق عنایت فرمائی۔ کوئی کسی کو نوکر کرا دیتا ہے۔ یا دعوت کرتا ہے۔ یا کپڑا دیتا ہے۔ یہ سوچو تو سہی کہ اگر خداداد طاقتیں نہوں تو ہم کیا سکھ اُن سے اُٹھا سکتے ہیں؟ دعوت میں عمدہ سے عمدہ اغذیہ اور کھانے کا سامان ہوں۔ لیکن اگر منہ کا مرض ہو یا پیٹ میں درد ہو تو وہ کھانے کیا لطف دلسکتے ہیں اور اُن سے کیا مزہ اُٹھایا جاسکتا ہے؟ عمدہ سے عمدہ چیز بجز فضل الٰہی فائدہ اور سکھ نہیں دلسکتی۔ یہ روشنی جس سے ہزارہا سکھ اور فائدے پہنچتے ہیں۔ کس نے دی ہے؟ اُسی نے۔ جو نور السموات والارض ہے۔ ہوا۔ پانی کسنے عطا فرمایا؟ اُسی منعم حقیقی کی نعمتوں اور برکتوں کا ایک شعبہ ہے۔ سرسبز کھیت اور باغوں میں پھل لگانا اُسکی نوازش اور عنایت ہے۔ غرض کل دنیا کی نعمتوں سے جو انسان مالا مال ہو رہا ہے یہ اُسکی ہی ذرہ نوازیاں ہیں۔ جسمانی نعمتوں اور برکتوں کو چھوڑ کر اب میں ایک عظیم الشان نعمت روح کے فطرتی تقاضے کو پورا کرنے والی

نعمت کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ کیا ہے یہی اسکا پاک اور کامل کلام ہے جس کے ذریعے سے انسان ہدایت کی راہ اور صفا راہوں سے مطلع اور آگاہ ہوا۔ اور ایک ظلمت اور تاریکی کی زندگی سے نکلکر روشنی اور نور میں آیا۔ ایک انسان دوسرے انسان کی باوجود محض ہونیکے رضا سے واقف نہیں ہو سکتا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کی رضا سے واقف ہونا کسقدر محال اور مشکل تھا۔ یہہ خدا تعالےٰ کا احسان عظیم ہے کہ اسنے اپنی رضا کی راہوں کو بتلانے اور اپنی درار الورا مضمون کو ظاہر کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قایم فرمایا۔

انسان دنیا کے عجائبات اور خداداد چیزوں میں غور کرکے سکھہ پاتا ہے۔ لیکن وہ ابدی اور دائمی خوشی جو خود اللہ تعالےٰ ظاہر کردے کیسی سچی ہوگی۔

کسقدر کاوش اور تکلیف سے جسمانی سکھہ حاصل کرنے کیلئے انسان کپڑا اور غذا بہم پہنچاتا ہے۔ مگر ایک وقت آتا ہے کہ کپڑا پھٹ جاتا ہے۔ اور غذا کا فضلہ باقی رہجاتا ہے۔ روحانی نعمتیں ابد الآباد کی رہتیں ہیں۔ دنیا میں۔ مرنے میں جنت میں حشر و نشر میں ہمارے ساتھہ ہیں۔ غرض خدا تعالےٰ کے ان عجیب انعامات سے انبیاء اور رُسل کا بھیجنا ہے۔

گذشتہ ایام میں چونکہ رستے صاف نہ تھے۔ تعلقات باہمی مضبوط نہ تھے۔ اسلئے ایک ایک قوم میں نبی اور رسول آتے رہے۔ جب مشرق اور مغرب اکٹھا ہونے لگا۔ خدا کے علم میں وہ وقت خلط ملط کا آگیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا انبیاء علیہم السلام اور جسقدر رسول آئے فرداً فرداً قوموں کی اصلاح کے لئے آئے۔ اُن کا جامع اور رسالتوں کی تمام پاک تعلیموں کا مجموعہ قرآن کریم ہے۔ جو جامع اور مہیمن کتاب ہے۔ فیھا کتب قیمہ فرمایا۔

پھر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے لئے یہہ ایک مشکل پیش آتی تھی کہ اُن میں کوئی خلیفہ اور کوئی یاد دلانے والا نہ ہوتا تھا۔ اسلئے لوگ بےخبر ہو جاتے تھے۔ اور قوم پھر جاتی تھی۔ مگر مولا کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دامن چونکہ الی یوم القیامہ وسیع کر دیا ہے۔ اور آپکا ہی دعویٰ انی رسول اللہ علیکم جمیعاً کا ہے اور ایسی مضبوط کتاب آپکو عطا فرمائی۔ ممکن تھا کہ لوگ بےخبر رہتے۔ اُسکی حفاظت کا انتظام بھی خود ہی مولا کریم نے فرما دیا۔ جیسے ظاہری حفاظت کیلئے قراء اور حفاظ ہیں۔ ایسے ہی باطنی تعلیم کے لئے ایک سامان مہیا فرمایا۔ ہزاروں مذاہب اسوقت دنیا میں نظر آوینگے مگر جب دیکھا گیا تو انبیاء علیہم السلام کا ہی مذہب بیہودہ پایا۔ کوئی درختوں کی پوجا کرتا ہے کوئی پتھروں کے آگے سر جھکاتا ہے

افسوس انسان ہوکر حیوان اور بیجان پتھروں کی پرستش کرتا ہے۔ اور پھر ایک اپنے جیسے کہاتے پیتے محتاج اور ناتوان انسان کو معبود مانتا ہے۔ ایسی صورت میں توحید کا پاک چشمہ مکدر ہو چکا تھا۔ اور قریباً توحید پرستی کا نام و نشان مٹ گیا تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس پاک چشمہ اور مبارک سلسلہ توحید کو قایم کیا اور پھر اسکی تکمیل کی۔ ہر ایک قسم کی گندی اور ناپاک بت پرستی کو دور کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کے سوا اُسکے کسی اسم کسی فعل اور کسی عبادت میں غیر کو شریک کرنا۔ یہہ شرک ہے۔ اور تمام بھلے کام اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لئے کرنے اسکا نام عبادت ہے۔ لوگ مانتے ہیں کہ کوئی خالق خدا تعالےٰ کے سوا نہیں۔ اور یہہ بھی مانتے ہیں کہ موت اور حیات خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھہ میں اور قبضہ اقتدار و اختیار میں ہے۔ یہہ مان کر بھی دوسرے کیلئے سجدہ کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں اور طواف کرتے ہیں۔ عبادت الٰہی کو چھوڑکر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے روزوں کو چھوڑکر دوسروں کے روزے رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کی نمازوں کی پرواہ نکرتے ہوئے غیر اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں اور اُن کے لئے زکوٰتیں دیتے ہیں۔ اون اصنام باطلہ کی بیخ کنی کے لئے اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ انسان کی اوسط عمر ۶۰-۷۰-۸۰ پس اس عمر کا انسان پچھلی صدی کے حالات تو پہچان سکتا ہے۔ - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - یہہ احسان ہے اللہ تعالےٰ کا جو اسلام سے مخصوص ہے کہ بھولی بسری متاع اللہ تعالےٰ جیسے وقت ہوتا ہے۔ اُسکے لحاظ سے اُسکا یاد دلانے والا بھیجدیتا ہے۔ یہہ انعام ہے یہہ فضل اور احسان ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لائے تھے اور جسکے ضروری کاموں میں سے ایک یہہ تھا۔ کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ کی ذات کے سوا نہ کوئی ہمارا خالق نہ رازق نہ اُسکے سوا علیم۔ نہ محیی۔ نہ ممیت نہ سکھہ دُکھہ دینے والا ہے۔ بلکہ صرف خدا ہی ہے۔ جو سب کام کرنے والا ہے۔ سجدہ رکوع۔ ہاتھہ باندہ کر کھڑا ہونا اور پکارنا ہو۔ یہہ سب کام اللہ تعالےٰ کے سوا اوروں کیلئے یہہ باتیں اصول ایمان تھیں جو ہم کو سکھائی گئیں۔ ملایکہ۔ کتاب اللہ۔ رسل۔ جزا و سزا پر ایمان لانا۔ تقدیر۔ خیر و شر پر ایمان لانا۔ اپنے سب عقاید رضائے الٰہی بلکہ صرف

خدا ہی ہے جو سب کام کرنے والا ہے - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - -

ملایکہ پر ایمان لانا اللہ تعالےٰ کی کتابوں۔ اُسکے پاک رسولوں کو ماننا اور جزا و سزا پر ایمان لانا۔ اور اس امر کا ماننا کہ ہر چیز کا اُسنے اندازہ کیا ہے۔ یہہ ایمان کے اصول ہیں کہ اپنے سب عقاید کو رضائے الٰہی میں لگادینا ایک سچے مومن کا کام ہے۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا اپنے مال میں سے ایک معین حصہ یعنے زکوٰۃ کا ادا کرنا۔ یتیموں مسکینوں اور رشتہ داروں کی خبرگیری کرنا۔ رنج و راحت۔ بیماری۔ تندرستی۔ دُکھہ سکھہ غریبی امیری۔ مقدمہ۔ مقابلہ۔ عہد۔ صلح۔ عداوت میں خدا تعالیٰ کی رضا کو ہاتھہ سے ندینا۔ یہہ اصول یہہ پاک اور مبارک اصول ممکن تھا کہ بھول جاتے۔ جسطرح اور قومیں اپنی کتابیں کھو بیٹھیں۔ لیکن یہہ خدا تعالےٰ کا فضل اُسکا کمال احسان ہوا کہ ایمان۔ عقاید۔ اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے اور اصلاح نفس اور تہذیب کے لئے وہ وقت پر اور عین ضرورت کے وقت پر اپنے پاک بندے پیدا کرتا رہتا ہے۔ بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جنکو اُن بیدار کرنے والوں کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ اور بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جنکو خبر تو ہوتی ہے مگر وہ اپنی کسی خطاکاری کے بُرے نتیجے کیوجہ سے اسکو شناخت نہیں کرسکتے۔

غرض اس آیت میں خدا تعالےٰ اُس فطرت کے لحاظ سے جو انسان میں ہے ارشاد فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمپر کی ہیں وانی فضلتکم علے العالمین بنی اسرائیل کو کہتا اور مسلمانوں کو سناتا ہے کہ اور میں نے تم کو دنیا پر ایک قسم کی بزرگی عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالےٰ کے حکموں پر چلنے والا آسمانی اور پاک علوم سے دلچسپی رکھنے والا جیسی زندگی بسر کرسکتا ہے اُس سے بہتر اور افضل وہم میں بھی نہیں آسکتی۔ منافق کا نفاق جب ظاہر ہوتا ہے تو اسکو کیسی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ جھوٹ بولنے والے کے جھوٹ کے ظاہر ہونے پر وعدہ خلافی کرنے والے کے خلاف وعدہ پر اُن کو کیسا دکھہ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے مذہبی حیثیت سے اپنے پاک اور ثابت شدہ یقین اور روشن عقاید اور اصولی مذہب کے لحاظ سے کل دنیا پر فضیلت رکھتے ہیں۔ کیا خدا تعالےٰ کی حضور کوئی منصوبہ ہو سکتا ہے یا کوئی انعمل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ خدا تعالےٰ مخفی در مخفی ارادوں اور نیتوں کو جانتا ہے۔ اُسکے حضور نفاق کام نہیں آسکتا۔

بلکہ من جاء بقلب سلیم کا مصداق ہو۔ سلامتی ہو۔ انکار نہو۔ خدا سے سچی محبت ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی اور خیر خواہی ہو۔ امر بالمعروف کرنے والا اور ناہی عن المنکر ہو۔ بدی کا دشمن ہو۔ راستبازوں کا محب ہو۔ خدا تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ نہو یہ منشاء اسلام ہے۔ پس یاد رکھو کہ عقاید کے لحاظ سے دنیا میں بے نظیر اسلام ہے۔ میں راستی سے کہتا ہوں کہ ایمان کے لحاظ سے۔ اعمال کے لحاظ سے دنیا میں کوئی مذہب اسلام سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر میں یہہ بھی ساتھ ہی کہونگا کہ اسلام ہو۔ دعوے اسلام نہو۔ من اسلم وجہہ للہ فہو محسن کا مصداق ہو۔ ساری توجہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف لگا دیوے۔ اور ایسے طریق پر کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔ یا کم از کم اتنا ہی ہو کہ اس بات کو کامل طور پر سمجھے کہ خدا مجھکو دیکھ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعام کو یاد کرے اور پھر دیکھکر کہ کیسی کتاب۔ کیسا مذہب اس نے عطا کیا ہے۔

دنیا کے مذاہب کی حفاظت کے لئے مویدمن اللہ نصرت یافتہ پیدا نہیں ہوتے۔ اسلام کے اندر کیسا فضل اور احسان ہے کہ وہ مامور بھیجا ہے جو پیدا ہونے والی بیماریوں میں دعا مانگنے والا۔ خدا کی درگاہ میں ہوشیار انسان۔ شرارتوں اور عداوتوں کے بد نتایج سے آگاہ۔ بھلائی سے واقف انسان ہوتا ہے۔ جب غفلت ہوتی ہے اور قرآن کریم سے بیخبری ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں سے بے خبری پیدا ہو جاتی ہے تو خدا کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ خلفاء پیدا کریگا جس کے سبب سے کل دنیا میں اسلام فضیلت رکھتا ہے۔ یہہ امر مشکل نہیں ہوتا کہ ہم اس انسان کو کیونکر پہچانیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے۔ اسکی شناخت کے لئے ایک نشان سمجھو اور نشانوں کے خدا تعالیٰ نے یہہ مقرر فرمایا ہے کہ لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم۔ خدا فرماتا ہے کہ ہمارے مامور کی شناخت کیا ہے۔ اوسکے لئے ایک تو یہہ نشان ہے۔ کہ وہ بھولی بسری متاع جس کو خدا تعالیٰ نے پسند کیا ہے اُس سے لوگ آگاہ ہوں اور غلطی سے جو نکل اُٹھیں۔ اور اُسے چھوڑ دیں۔ اُسکو پورا کرنے کے لئے اُسکو ایک طاقت دیجاتی ہے۔ ایک قسم کی بہادری اور نصرت عطا ہوتی ہے اُسبات کے قایم کرنے کے لئے جسکے لئے اُسکو بھیجا ہے۔ قسم قسم کی نصرتیں ہوتی ہیں۔ کوئی ارادہ اور سچا جوش پیدا نہیں ہوتا جبتک کہ خدا تعالیٰ کی مدد کا ہاتھ ساتھ نہو۔ بڑی بڑی مشکلات آتی ہیں اور ڈرانے والی چیزیں پیدا آتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ اُن سب خوفوں اور خطرات کو امن سے بدل دیتا اور دُور کر دیتا ہے۔ ایک معیار تو اُسکی راستبازی اور شناخت کا یہہ ہے۔

اب ذرا ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر غور کرو جب آپنے دعوت حق شروع کی تنہا تھے۔ جیب میں روپیہ نہ تہا۔ بازو بڑے مضبوط نہ تھے۔ حقیقی بھائی کوئی نہ تہا۔ ماں باپ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ چکا تہا اور ادھر قوم کو دلچسپی نہ تھی۔ مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے۔ مخالفوں نے جسقدر ممکن تھی دُکھ پہنچائے۔ جلاوطن کرنے کے منصوبے باندھے قتل کے منصوبے کیئے۔ کیا تہا جو اُنہوں نے نکیا۔ مگر کس کو نیچا دیکھنا پڑا۔ آپ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام و نشان تک مٹ گیا۔ وہ ملک جو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہوا تہا آخر کس کے ماتحت ہوا۔ اُس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دُور تھی توحید پہنچادی اور نہ صرف پہنچادی بلکہ منوادی خوف کے بعد امن عطا کیا۔ اُن کے بعد اُن کے جانشین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے۔ پھر کیونکر ثابت ہوا کہ خلیفہ حق ہیں۔ اُسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تہا اُسکو بھی حکم دیدیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اسامہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ ۲۰ ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں۔ نواح عرب میں ارتداد کا شور اُٹھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ رہا تہا۔ سب کچھ ہوا۔ پر خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا۔ کہ رافضی بھی گواہی دے اُٹھا کہ اسد اللہ الغالب کو خوف کی وجہہ سے ساتھ ہونا پڑا کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب مرتد ہو گئے۔ مگر سب خوف جاتا رہا کیوں اسلیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہے۔ اُسکے ہاتھ کا تہامنا یہہ دکھلا دیتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔ یاد رکھو جسقدر کمزوریاں ہوں۔ وہ سب معجزات اور الٰہی تائیدیں ہیں۔ کیونکہ ان کمزوریوں ہی میں تائید الٰہی کا مزہ آتا ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کی دستگیری کیا کام کرتی ہے۔ امیر دولت کی گھمنڈ سے مولوی علم کے گھمنڈ سے۔ کوئی منصوبہ بازیوں اور حکام کے پاس آنے جانے کے گھمنڈ سے اگر کامیاب ہوتا ہو تو خدا کے بندے خدا کی مدد سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اُنکے پاس سرمایۂ علوم اور سفر کے وسایل نہیں ہوتے۔ مگر عالم ہونے کی لاف وگذاف مارنے والے اُن کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اُسکے پاس کتب خانے اور لائبریریاں نہیں ہوتیں۔ وہ حکام سے جاکر ملتے نہیں۔ مگر وہ اُن سب کو نیچا دکھا دیتے ہیں۔ جو اپنے رسوخ۔ اپنے معلومات کی وسعت کے دعوے کرتے ہیں۔ برادری اور قوم اُسکی مخالفت کرتی ہے۔ مگر آخر یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح اُنکو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ یہی ہمیشہ اُن کی پہچان ہوتی ہے۔

غرض راستباز اور مامور کی شناخت کے کچھ نشان خدا تعالیٰ نے خود ہی بیان فرما دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنے انعام یاد دلاتا ہے۔ ہر ایک مخلوق مخلوق ہونے اچھی قوم میں پیدا ہونے کو دیکھے۔ مگر اسمیں سے شبہہ پڑیگا کہ اور بھی شریک ہیں۔ پھر عقاید کو دنیا کے مقابلہ میں رکھے۔ میں نے مذاہب کو بے تعصب ہو کر ٹٹولا ہے۔ بت پرستوں آریوں۔ برہموؤں کو دیکھا ہے۔ جب ہم ایک خدا کے عقیدہ کو پیش کرتے ہیں تو کوئی مذہب بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ مانتا ہو۔ یہہ فخر اسلام اور صرف اسلام کو ہے۔ اسکے ساتھ کیا کوئی عقیدہ مل سکتا ہے۔ پھر انبیاء کو جنہوں نے چھوڑا۔ اور اپنے عقلی ڈھکوسلوں سے اُسے پانا چاہتے ہیں وہ ایک گڑھے میں گر رہے ہیں۔ ایک مشہور برہمو لیکچرار نے نہایت جوش سے اپنے لیکچر میں کہا کہ اے خدا! میں ہندوستانیوں کو تیرے پاس پہنچانا چاہتا ہوں۔ مگر وہ نہیں آتے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ اُسکا یہہ فقرہ سنکر میں دعا میں لگ گیا۔ اور دعا کی کہ اے خدا تو میرے دل کو کھولدے پھر میں استقلال سے اوپر آیا اور کہا کہ میں ایک عرض کرنی چاہتا ہوں کہ آپنے فرمایا کہ میں ہندوستانیوں کو خدا کی حضور پہنچایا چاہتا ہوں۔ میں تیار ہوں۔ مگر آپ اتنا فرما دیں کہ کیا آپ یقیناً یقیناً مجھے اُسکی حضور پہنچا دینگے۔ پس چونکہ اُسکا انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان نہ تہا۔ گھبرا گیا۔ اور بولا کہ آجتک کی تحقیقات کے بھروسے پر پہنچا سکتا ہوں۔ مگر کل معلوم نہیں کہ کیا جدید بات پیش آوے لہذا یقیناً نہیں۔ اسپر میں نے کہا کہ ایک شخص ایک دعوے اور کامل شعور اور بھروسے سے کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی حضور یقیناً پہنچا سکتا ہوں تو پھر اُس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے یا آپ کی طرف۔ اُسکو شرمندہ ہو کر

کتنا بڑا اکرام ہے! اسکو ہی مانو!!! وہ شخص جو کامل بہرہ سے اور پورے یقین اور شعور سے خدا تعالیٰ تک پہنچا نیکا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اُسنے پہنچا دیا اور پہنچاتا ہے۔ اور پہنچاویگا۔ وہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیا وہ جو کہتے ہیں کہ ہزار ہا سال گذرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو کتاب دی۔ اور وہ آجتک ایک ہی ترجمہ پیش نکر سکے۔ اور اسپر بھی وہ اُسے کامل کہتے ہیں۔ کیا اُن کو شرم نہیں آتی؟ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان چند سال کے اندر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کو شرق اور مغرب میں پہنچا دیا۔

غرض انسان خوب مطالعہ کرے کہ اسلام سے بڑھکر نعمت اور عزت و شرافت کا موجب اور کوئی چیز نہیں ہے۔ میں نے پہلے بتلایا ہے کہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے خلیفہ بنانے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور وہ خلیفہ دلایل سے نہیں۔ آدمیوں کے انتخاب سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی تائید اور نصرت اور طاقت سے بنینگے۔ اب اس زمانہ کے متعلق علیہ پر غور کرو۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ منصوبہ باز اور مشرک ہے۔ عبادت میں سُست ہے۔ بہلا ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ایک عابد اور موحد خدا کا پرستار کہلانے والا ممکن ہے ریاکار ہو مگر اللہ تعالیٰ اُسکے خلوص نیت اور صدق کو اپنی تائیدات اور نصرتوں سے ثابت کر رہا ہے۔ پہر یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ خوف کے وقت ہی وہ پرستار الٰہی ہو۔ نہیں! نہیں!! وہ جبکہ خوف امن سے بدل جاتا ہے۔ وہ اُسوقت بہی سچا پرستار ہوتا ہے۔

الغرض ایمان بڑہانے کے لئے خدائے تعالیٰ کے انعام پر غور کرنے سے بڑہکر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایمان۔ عقاید۔ اعمال۔ معاملات کے لحاظ سے بنظیر نعمت اسلام ہے۔ اور پہر مسلمانوں سے وہ فرقہ جو خلفاء راشدہ کے سلسلے کو مانتا ہے۔ اُن سے بڑھکر نہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن سے بڑہکر کوئی موید من اللہ نہیں۔

انسان اکیلی نماز زیادہ پڑہتا ہے۔ جماعت کی ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو۔ مگر اُسمیں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اِس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کسقدر زیادتی ہوتی ہے۔ بس یہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ جو خدا نے ہم کو دی ہے۔ مگر اس انعام میں اُن الفاظ کو بہی یاد رکھو کہ ”دین کو دنیا پر مقدم کرونگا“ یہ بڑی ذمہ داری کا وعدہ ہے۔ یہہ وعدہ کسی عام انسان کے ہتہ پر نہیں۔ بلکہ امام کے ہاتھ پر نہیں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتہ پر کیا ہے۔ خوب یاد رکہو کہ خدا تعالیٰ سے وعدہ کر کے خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے۔ پس ڈرنے اور رونے کا مقام ہے۔ اور بڑے عزم و احتیاط کی ضرورت ہے

پہر اللہ تعالیٰ کے انعام یاد کر کے مومن اس بات کو سوچے کہ ایک وقت آتا ہے۔ واتقوا یوماً۔ ایک وقت آتا ہے کوئی دوست آشنا اپنا بیگانہ کچھ کام نہیں آتا۔ دنیا میں نمونہ موجود ہے۔ انسان بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بہی اُسکی بیماری کو نہیں ہٹا سکتے۔ یہہ نمونہ اسبات کا کہ یہہ سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ کے وقت کوئی کام نہیں آتا۔ کسی کی سفارش اور جرمانہ کام نہیں آتا۔ اسلئے اُسدن کے لئے آج سے ہی تیار رہو۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کر کے محبت الٰہی کو زیادہ کرو۔ اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے وعدوں پر لحاظ کرو۔ کہ ”دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے“۔ رنج و راحت عسر و یسر میں قدم آگے بڑہائینگے اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بہائیوں سے محبت کرینگے پہر کہتا ہوں کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ جو وعدوں کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ جہوٹ اور وعدوں کے خلاف ورزی کرتے کرتے انسان کا انجام نفاق سے مبدل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجہکو اور آپکو اس سے بچائے اور صدق اخلاص اور اعمال حسنہ کی توفیق دے!!! آمین!!!

مقدمہ کے مفصل حالات

آجتک جسقدر حالات متعلق مقدمہ ہم نے شایع کئے ہیں۔ وہ بالکل مجمل تھے۔ ابتدا میں ہمارا خیال تہا کہ مقدمہ کے کل حالات حسب معمول ہم ایک پمفلٹ کے ذریعے شایع کرتے۔ لیکن ناظرین کے شدید اشتیاق نے مجبور کیا کہ بذریعہ اخبار ہی اُن کو سردست شایع کیا جاوے۔ ہاں اختتام مقدمہ پر ممکن اور ضرورت ہوئی تو کوئی مختصر سا رسالہ اسپر لکہا جاویگا۔ وہ بھی اُس صورت میں کہ اگر خود حضرت اقدس جناب امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکی ضرورت سمجہی۔ اسلئے ہم کل روئداد کو بدوں زوائد کو چھوڑ کر درج کرتے ہیں۔ مقدمہ کی تاریخ تو دراصل اُس خط سے شروع ہوتی ہوئی سمجہنی چاہئیے جو مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی نے بٹالوی کو اپنے قدیم تعلقات ہم مکتبی کی بناء پر مشتمل بر درخواست مباہلہ لکہا تہا۔ چونکہ وہ خط الحکم میں شایع ہو چکا ہے۔ اور ایسا ہی وہ اشتہارات جو بغرض مباہلہ شایع ہوئے درج ہو چکے اور ہمارے ناظرین ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار سے بھی مطلع ہو چکے جو مقدمہ ہذا کے لئے بطور بناء رکہے قرار دیا گیا ہے۔ اس اشتہار کے جاری ہونے پر ۲ دسمبر ۱۸۹۸ء کو محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ نے ایک رپورٹ ارسال کی۔ اور محمد حسین نے ۵ دسمبر کو ایک درخواست حصول لائسنس اسلحہ کی بمقام گورداسپور پیش کی۔ جس سے مقدمہ کی بناء قایم ہوئی۔

پس ہم اُس وقت سے لیکر کل حالات مقدمہ نقل مسل سے لیکر شایع کرتے ہیں۔ وھو ھذا

نقل مسل فوجداری

مقدمہ

سرکار بنام مرزا غلام احمد قادیانی و مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی

باجلاس مسٹر جی۔ ایم۔ ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

مرجوعہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء فیصلہ زیر تجویز۔ نمبر بستہ قادیان۔ نمبر مقدمہ ۱/۲۔ جرم ۱۰۷۔ ضابطہ فوجداری

رپورٹ خاص تہانہ بٹالہ۲ } جناب عالی! مرزا غلام احمد ساکن قادیان و مولوی محمد حسین ساکن بٹالہ کے باہم ایک عرصہ سے تکرار مذہبی چلا آتا ہے۔ دونوں اپنی اپنی تائید اور مخالف کی تکذیب میں تحریرات دیگر چہاپہ وقتی جاری کرتے رہتے ہیں۔ اور جوش مذہبی کے بہانہ سے ایسے اشتعال بخش الفاظ استعمال کرتے ہیں جن سے اُن کے دیکھنے والا کل کی جماعت کہ مریدان و معتقد آمادہ بفساد ہو سکتے ہیں یا ہر دو کے حالات سابق وقتاً فوقتاً بذریعہ رپورٹ ہائے خاص گذارش حضور ہوتی رہی ہیں۔ دونوں نے یہہ طریقہ محض اپنی نام آوری اور فائدہ ذاتی کیواسطے اختیار کیا ہوا ہے

مقدمہ کا

نوٹ: حضرت اقدس (۱) کے متعلق یہ تتمہ بطور خود سادہ دیدار مقدمہ در شائع ہوتی (ایڈیٹر)

کہ ان کی عزت اور فریق مخالف کی ذلت اُن کی جماعت میں پیدا ہو۔ اور اُن کے واسطے علاوہ شہرت کے دنیاوی فائدہ پہنچے جیسے کہ اتبک بذریعہ منی آرڈر وغیرہ رقومات کثیر پہنچ رہی ہیں۔ حال میں میرزا غلام احمد قادیانی نے مولوی محمد حسین ساکن بٹالہ سے درخواست کی کہ وہ فیصلہ بحث مذہبی کا بذریعہ مباہلہ کرے۔ (یہہ اسلام میں ایک طریقہ دعا کا واسطے فیصلہ مبنی نب اللہ کے ہے۔ اور فریق کاذب پر اس فیصلہ کی رُو سے عذاب نازل ہوتا ہے)

مولوی محمد حسین نے مباہلہ تو منظور کیا۔ مگر میعاد نازل ہونے عذاب کی بجائے ایک سال مقررہ مرزا غلام احمد کے تین روز کے اندر اندر مقرر کی اور مرزا غلام احمد کیطرف سے بصورت فتحیابی مولوی محمد حسین کو ۲۵ روپیہ انعام دیا جانا مقرر کیا گیا۔ بجواب اسکے ایک شخص سید ابو الحسن تبتی وارد کوہ شملہ سنجولی نے ایک اشتہار تاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو دیا کہ بصورت فتحیابی مولوی محمد حسین بٹالہ کے تحریر کیا کہ مرزا غلام احمد کا مونھ کالا کیا جاوے۔ اُسکو ذلیل کیا جاوے اور اُس روسیاہی کے بعد اُسکو گدہے پر سوار کرکے کوچہ بکوچہ ان چاروں شہروں میں پہرایا جاوے اور بجائے دینے انعام ۸۲۵ روپے کے صرف ۸۲۵ جوتے اُن کے سر پر لگائے جاویں وغیرہ وغیرہ۔ اور اس اشتہار پر ملا محمد بخش لاہوری نے اپنی طرف سے کچھ نوٹ ایزاد کیئے۔ جو درج اشتہار منسلکہ میں اور اس پر نشان سُرخی سے دیا گیا ہے۔ اس اشتہار اور نوٹوں کی بابت مرزا غلام احمد قادیانی اور اُسکی جماعت خیال کرتے ہیں کہ مولوی محمد حسین سکنہ بٹالہ نے بنام نہاد دوسرے شخص کیطرف سے یہہ اشتہار دلایا ہے۔ اور اب مرزا غلام احمد نے ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو ایک اشتہار جسکا عنوان یہہ ہے۔ کہ ہم خدا پر فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ برخلاف مولوی محمد حسین و ملا محمد بخش لاہوری و ابو الحسن تبتی کے جاری کیا۔ جس کا اخیر یہہ ہے کہ مجھکو الہام ہوا ہے کہ ۱۳ ماہ کے اندر یعنے ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک یہہ تینوں اشخاص ذلیل اور رسوا ہوں گے۔ اور اُس میں جو اُسنے دُعا کی۔ اور جو اُسکا جواب بذریعہ الہام کے معلوم ہوا اردو و عربی میں تحریر کئے ہیں۔ اس اشتہار کے جاری ہونے پر مولوی محمد حسین ساکن بٹالہ کو سخت اشتعال اور خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہہ اشتہار اپنی سابقہ عادت کے بموجب اسکی نقصان رسانی کا انتظام میعاد مقررہ کے اندر کرکے جاری کیا ہے۔ اور اسغرض سے مولوی محمد حسین مذکور نے ایک چھُری تیز دہاردار ساخت بہیرہ ضلع شاہپور خریدی ہے۔ اور ہر وقت اپنے پاس بغرض حفاظت خود رکہتا ہے۔ اور عام طور پر چھُری مذکور لوگونکو دکہلاتا رہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے لیکہرام کی طرح میری ہلاکت کا انتظام کرکے اشتہار جاری کیا ہے۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس پیشگوئی کی صداقت کے واسطے وہ مجھے قتل کرائیگا۔ اسلئے واسطے اپنی حفاظت اور مقابلہ دشمن کے چھُری ہر وقت اپنے ساتھہ رکہتا ہوں۔ اور یہ دونوں فریق میرے علاقہ میں آباد ہیں۔ اور اُن کے مریدوں معتقدوں کی ایک بڑی بہاری جماعت ہے۔ جسمیں ہر طرح کے لوگ تیز مزاج وغیرہ شامل ہیں۔ اب صورت اس معاملہ کی بدانست کمترین یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ زیادہ تحمل مقتضی نہیں ہے۔ ضرور سخت اندیشہ نقض امن کا فریقین کیطرف سے ہے۔ اور اشتہارات علاوہ دلشکن و رنجدہ اشتعال آمیز کلمات فریقین کیطرف سے روزمرہ سے اور دیکھے جاتے ہیں۔ اور ان کا چرچا عوام میں ہو کر ایک دوسرے فریق کی جماعت کی دلشکنی و اشتعال طبع کا باعث ہوتے ہیں حضور کو یاد ہوگا کہ جب مرزا غلام احمد مقدمہ متعلقہ امن پادری ہنری کلارک صاحب بہادر امرت سر سے بری ہوا تہا تو جناب مسٹر ڈگلس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے زبانی اُسکو فہمایش فرمائی تہی کہ برائے آیندہ ایسے اشتہار یا پیشگوئی جس سے نقض امن کا اندیشہ ہو نہ دیا کرے۔ کچھ عرصہ تک مرزا غلام احمد نے اسپر عمل کیا۔ اور خاموشی رکہی۔ اب پہر اسی طرح اشتہار بازی شروع کردی ہے۔ جو موجب نقض امن کا ہے۔ لہذا رپورٹ اطلاعاً ارسال حضور ہے۔ اشتہارات و اخبارات لف ہیں۔ جہاں اسکا ذکر درج ہے۔ اسپر نشان سُرخی سے دیا گیا ہے۔ اگر پسند رائے حضور ہو تو معرفت انسپکٹر صاحب اس امر کی خفیہ دریافت فرماکر فریقین کی ضمانت و مچلکہ حفظ امن کا انتظام فرمایا جاوے۔

تحریر یکم دسمبر ۱۸۹۸ء عرضی کمترین محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ

از پولیس گورداسپور اصل درخواست ہذا اخبارات و اشتہارات سے علیحدہ ہو کر بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بہیجی جاوے اور گذارش کیا جاوے کہ سال گذشتہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے برخلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری دائر کیا گیا تہا۔ مگر کسی وجہ سے وہ رہ گیا ہوا۔ اور کپتان ڈگلس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے جنکی عدالت میں یہہ مقدمہ سماعت ہوا تہا۔ حکم دیا تہا کہ آیندہ کے لئے مرزا غلام احمد ایسی پیشگوئی نکرے۔ مگر اب پہر اُسنے اس حکم کے برخلاف کرنا شروع کیا ہے جس سے اندیشہ نقض امن کا ہے۔ ہماری دانست میں مرزا غلام احمد نے کپتان ڈگلس صاحب بہادر کے حکم اور وعدہ کے خلاف کیا ہے۔ اور ضرور نقض امن کو روکنے کے لئے فریقین کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ فریقین کی حفظ امن میں ضمانت لینی چاہیئے۔ کاغذات ہذا بصیغہ خفیہ مرسل ہوویں۔ بتحریر ۳ ۱۲/۹۸۔ دستخط بحروف انگریزی

نقل درخواست

دربارہ حصول لائیسنس مولوی ابو سعید محمد حسین شمولہ مسل

اجلاسی

مسٹر جی۔ ایم۔ ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور

سرکار دولتمدار بنام مرزا غلام احمد قادیانی و مولوی ابو سعید محمد حسین ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور۔

جرم زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری

جناب العالی!

مرزا غلام احمد ساکن موضع قادیاں نے برخلاف مظہر سایل بدمضمون اشتہار دیا ہے کہ مولوی ابو سعید محمد حسین کو ۱۳ ماہ کے اندر ذلت کی مار اور رسوائی ہوگی جس سے مجھکو اندیشہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئی کو سچا کرنے کے لئے میری جان کو نقصان پہنچانے کی کوئی ناجایز تدبیر کریگا۔ لہذا درخواست ہے کہ مظہر سایل کو ایک پستول اور ایک بندوق کا حفاظت جان کے لئے کل احاطہ پنجاب کے واسطے لائیسنس دیا جاوے۔ کیونکہ مظہر کل پنجاب میں واسطے وعظ وغیرہ ضرورتوں کے دورہ کیا کرتا ہے۔ سوائے ازاں کے اندیشہ ہے کہ اُسکی جماعت میں سے کوئی دشمن نقصان پہنچاوے۔ عرضی فدوی مولوی ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ۔ ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور

۵ دسمبر ۱۸۹۸ء۔ دستخط ابو سعید محمد حسین

از پیشگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پیش ہو کر حکم ہوا کہ مرزا غلام احمد و مولوی محمد حسین برائے ۵ ماہ حال صدر میں طلب ہوویں۔ اہلمد کاغذات کو بطور خفیہ احتیاط سے رکہے ۱۲/۶ ۹۸

نقل حکم

درمیانی معہ رپورٹ اہلمد اجلاسی مسٹر ایف ٹی ڈکسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ ضلع گورداسپور۔ آج پیش ہو کر حکم ہوا کہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء کو مقدمہ ہذا پیش ہووے فریقین کو فہمایش کی گئی ۱۲/۱۵ ۹۸۔ دستخط حاکم

جناب عالی کاغذات برائے ۵ رجنوری ۱۸۹۹ء پیش کرتا ہوں۔ دستخط اہلمد ۔ ۲۳

نقل حکم درمیانی

(واقعہ ۵ رجنوری ۱۸۹۹ء)

اجلاس مسٹر جی۔ ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

فریقین مرزا غلام احمد قادیانی اور ابوسعید محمد حسین بتعمیل اس نوٹس کے حاضر ہوئے ہیں کہ جو ہمارے جانشین نے بنام پولیس اس غرض سے جاری کیا تھا کہ انکو ۵ رسمبر کے لئے پیش کیا جاوے مقدمہ ۵ رجنوری تک ملتوی کیا گیا بمجرد فریقین کے ایک فریق کے وکیل مسٹر اوڈیل نے بذریعہ تار ہم سے درخواست کی ہے کہ مقدمہ ۱۱ر تاریخ تک ملتوی کیا جاوے انہوں نے یہہ بھی لکھا ہے کہ دوسرے فریق کا وکیل بھی رضامند ہے ہمنے مقدمہ کا التواء ۱۱ رجنوری تک کیا ہے ۔ کیونکہ ۱۲ر کو ہم دورہ میں جا دینگے ۔ ایک نقل مندرجہ ذیل حکم کی زیر دفعہ ۱۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری فریقین پر تعمیل کیا جاوے کہ مرزا غلام احمد سکنہ قادیان اور ابوسعید محمد حسین کچھ عرصہ سے آپسمیں سخت مذہبی مباحثہ کر رہے ہیں جسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ سے مباہلہ کی درخواست کیجاوے ۔ کہ اُس شخص پر ذلت پڑے کہ جو غلطی پر ہو ۔ ہر دو فریق کی تحریرات اُس حد سے باہر چلی گئی ہیں کہ جسکو مباحثہ واجب کہا جاوے ۔ ابوسعید محمد حسین کے فریق کے ایک ممبر سید ابوالحسن تبتی نے ایک اشتہار درباره مرزا غلام احمد سکنہ قادیاں کے جاری کیا گیا ہے کہ جو نہایت فحش ہے ۔ اور ایک اشتہار مورخہ ۲۱ رنومبر ۱۸۹۸ء میں مرزا نے خداوند کریم کے پاس صرف یہی درخواست نہیں کی کہ اُس شخص کو جو غلطی پر ہو ذلیل کیا جاوے بلکہ اُسکے مخالفان پر بھی ۔ جو افواہیں لاہور میں قتل پنڈت لیکھرام کی نسبت مشہور ہوئی ہیں ۔ عام طور پر روشن ہیں ۔ خواہ وہ راست ہیں یا دروغ ۔ لیکن اُن سے مرزا غلام احمد سکنہ قادیان کو نصیحت ہونی چاہئیے تھی ۔ کہ وہ اس قسم کے مباحثے سے پرہیز کرے جسمیں موت کی (یا جیسا کہ مقدمہ حال میں) ذلت کی پیشگوئی اُسکے مخالفوں کی نسبت شامل ہو ۔ ہماری رائے میں یہہ مناسب ہے کہ نقض امن کے روکنے کے لئیے ہر دو اشخاص مندرجہ صدر سے اُن کے اپنے مچلکے ایک ایک ہزار روپے کی برائے ایک سال واسطے رکھنے حفظ امن کے لئے جاویں ۔ لہٰذا حکم ہوا کہ نامبردگان ۱۱ رجنوری ۱۸۹۹ء کو حاضر آویں ۔ اور وجہ ظاہر کریں کہ کیوں ایسا حکم صادر نکیا جاوے ۔ نقل اس حکم کی نوٹس کے ہمراہ برائے تعمیل بھیجی جاوے ۔ تحریر ۵ رجنوری ۹۹ء ۔ دستخط حاکم

نقل حکم درمیانی بمقدمہ فوجداری

باجلاس مسٹر جی۔ ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور

واقعہ ۱۱ رجنوری ۱۸۹۹ء بمقام گورداسپور

مولوی ابوسعید محمد حسین ساکن بٹالہ و مرزا غلام احمد ساکن قادیان فریقین حاضر ہیں ۔ مسٹر ڈبلیو براؤن ۔ شیخ فضل الدین ۔ شیخ علی احمد خواجہ کمال الدین وکلاء منجانب مرزا غلام احمد حاضر ہیں ۔ مسٹر اوڈیل بیرسٹر و شیخ نبی بخش وکیل منجانب ابوسعید محمد حسین حاضر ہیں ۔ مسٹر براؤن تسلیم کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل دستاویزات اُن کے موکل نے جاری کیں (الف) اشتہار مورخہ ۲۱ رنومبر ۱۸۹۸ء (الف) ۔ (ب) اشتہار مورخہ ۳۰ رجنوری ۱۸۹۹ء (ب) ۔ (ج) اشتہار مورخہ ۲۰ رجنوری ۱۸۹۹ء (ج) ۔ (د) رسالہ کشف الغطا (د) (ص) اشتہار مورخہ ۹ رجنوری ۱۸۹۹ء (ح)

نقل بیان مولوی محمد حسین ساکن بٹالہ

بمقدمہ فوجداری اجلاس مسٹر جی۔ ایم ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

بیان مولوی محمد حسین ابوسعید ساکن بٹالہ ۔ ایک فتویٰ تکفیر کا نسبت مرزا غلام احمد ۱۸۹۰ء میں میرے اخبار میں چھپا کہ مرزا غلام احمد کافر ہے اس فتوے کے لکھنے والے مولوی نذیر حسین تھے ۔ اور اس فتوے پر اور مولویوں کی مُہریں ہیں ۔ میری مُہر نہیں ہے ۔ میں سائل تھا جواب اُنہوں نے دیا ۔ تب سے ہمارا مذہبی بحث اسکے ساتھ ہوتا رہا ۔ میں محمد بخش جعفر زٹلی ساکن لاہور کو جانتا ہوں اُس کے ساتھ میری کوئی خاص دوستی نہیں ۔ لیکن خط و کتابت دنیوی کام میں کبھی کبھی میری اُس کی ہوتی ہے میں لاہور میں جاتا رہتا ہوں ۔ کبھی کسی دوست کے گھر کبھی کسی دوست کے گھر رہتا ہوں اُسکے گھر میں میں کبھی نہیں رہا ۔ میرا Paper اشاعۃ السنۃ وہاں چھپتا ہے ۔ فقرے جو آپ مجھکو پڑھکر سنائے گئے تھے میرے اخبار کا خلاصہ ہے جو نمبر ۵ ۔ جلد ۱۸ ۔ اشاعۃ السنۃ (الف) میں ہے اور جو اشتہار محمد بخش نے لاہور میں جاری کیا اُسکے متعلق ہے ۔ اصلی اشتہار میری خبر کے کاغذ میں نہیں چھپایا مجھسے کوئی مشورہ لیا گیا ۔ اور نہ مجھسے پوچھا گیا ۔ پرچہ اشاعۃ السنۃ (ج) نمبر ۳ ۔ جلد ۱۸ میں سے جو فقرات متعلق تیسری حرکت پڑھکر سنائے گئے ہیں ۔ وہ میری خبر کے کاغذ میں درج ہیں ۔ پرچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۱۸ میں سے فقرات مجھکو پڑھکر سنائے گئے یہہ بھی میرے اخبار میں سے ہیں ۔ پرچہ (ح) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۶ میں سے چند سطور مجھکو سنائی گئیں ۔ یہہ میں نے اپنے اخبار میں چھپوائیں ۔ پرچہ نمبر ۲ جلد ۱۸ اشاعۃ السنۃ میں سے جو سطریں مجھکو سنائی گئیں یہہ میرے کاغذ میں چھپی ہیں ۔ میری خبر کے کاغذ میں وہ دجال اور کافر بیت وغیرہ لکھا گیا ہے جیسے وہ بھی کہتا ہے ۔ میں نے مولوی ابوالحسن تبتی کو دیکھا ہے وہ کبھی منتقل رہتا ہے ۔ کبھی لاہور ۔ کبھی دلی ۔ آخیر مرتبہ میں شملہ ... میں گیا تھا ۔ یا قریب اسکے ۔ اور چند دن وہاں رہا ۔ اُس وقت میں نے اُس مولوی کو دیکھا تھا ۔ اشتہار مورخہ ۱۰ راکتوبر ۱۸۹۸ء کی نسبت میرا کوئی مشورہ اُسکے ساتھ نہیں ہوا کہ جسمیں لکھا ہے کہ مونہہ کالا کیا جاوے اور گدھے پر پھرایا جاوے وغیرہ ۔ میں جانتا ہوں کہ اس اشتہار کی نسبت کوئی ذکر اشاعۃ السنۃ میں نہیں ہوا ۔ میری پاس اس اشتہار کی نقل ڈاک میں آئی تھی ۔ اور دستی بھی ملی ۔ جب پہلے ڈاک میں میرے پاس نقل پہنچی ۔ میں نے کوئی جواب سید ابوالحسن تبتی کو نہیں لکھا ۔ اس اشتہار کی نسبت میں نے اخیر مرتبہ ۲۴ راکتوبر کو ... میں اسکو دیکھا تھا ۔ اُس وقت تک اُسنے مجھسے کوئی ذکر اس اشتہار کی نسبت نہیں کیا کہ میں کوئی ایسا اشتہار چھاپوں گا ۔ ۱۸۹۷ء سے ایک چھری اپنی حفاظت کے واسطے اپنے پاس رکھتا ہوں ۔ مجھکو یہہ خوف ہے کہ مرزا غلام احمد اشتعال دلیگا ۔ میری نسبت اسی طرح سے جس طرح کہ دیگر لوگوں کی نسبت اُسنے پیشینگوئیاں کیں ۔ میں نے اس غرض سے ایک بندوق اور ایک پستول کے لئے لائسنس کی درخواست ۵ ردسمبر ۱۸۹۸ء کو دی تھی ۔ جو شامل مسل ہے ۔ اور میں نے وہ درخواست دیکھلی ہے عبداللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام کی نسبت جو کچھ واقعہ ہوا اُسکی وجہ سے مجھکو خوف ہے اور نسبت اشتہار (الف) مورخہ ۲۱ رنومبر ۱۸۹۸ء کے بھی مجھکو خوف ہے ۔ دستخط ابوسعید محمد حسین

دستخط حاکم ۔

بیان ہماری مواجہہ میں تحریر ہو کر سنایا گیا ۔ سنکر درست تسلیم کیا ۔ دستخط حاکم ۔

نقل بیان مرزا غلام احمد ساکن قادیان

عبدالکریم سیالکوٹی میرا ایک مرید ہے۔ [illegible] ہمقدس چہاپا۔ اسمیں جو چند فقرات مجہکو پڑہکر سنائے گئے۔ وہ اس میری پیشینگوئی کی نقل ہے جو عبداللہ آتہم کی نسبت تہی۔ اس کا سبب یہہ تہا کہ عبداللہ آتہم نے مجہہ سے تحریری درخواست کی تہی۔ اُن کی رضا مندی اور تحریری درخواست پر میں نے یہہ پیشینگوئی کی تہی کیونکہ اُنہوں نے اصرار کیا تہا۔ عبداللہ آتہم کی درخواست جو میرے نام تہی وہ مقدمہ ڈاکٹر کلارک شامل ہے۔ دیکہی جاوے۔ جو [illegible] لیکہرام کی نسبت تہی۔ اور [illegible] لیکہرام کی رضا مندی سے اور اُس کی تحریری درخواست [illegible] خاص پیشینگوئی کی خاطر وہ لپشاور سے [illegible] بدزبانی کرتا رہا۔ اور تمام [illegible] اور پنڈت لیکہرام پانچ برس کے [illegible] کی تلاشی ہوی۔ اور [illegible] مرنے کے بعد میں نے ایک اشتہار جاری کیا جو مجہکو اب پڑہکر سنایا گیا۔ جب مقدمہ ڈاکٹر کلارک صاحب کا ہوا۔ اُس میں کپتان ڈگلس صاحب نے مجہے یہہ ہدایت دی تہی۔ اور میں نے ایک نوٹس پر دستخط کئے تہے [illegible] لیکہرام نے ایک اشتہار اپنی طرف سے میری نسبت دیا تہا۔ کہ تم تین برس میں ہیضہ کی بیماری سے مرجاؤگے اور اس پیشینگوئی کو اُس نے پہلے آپ شایع کیا تہا۔

دستخط مرزا غلام احمد بقلم خود

الحکم قادیان میں جاری ہوتا ہے جو اس کا ایڈیٹر ہے۔ وہ میرے مریدوں میں سے ہے۔ اسمیں سے جو فقرہ حرف (ن) پڑہکر مجہکو سنایا گیا۔ وہ میرے مشورے سے جاری نہیں ہوا مجہکو فرصت نہیں کہ میں ایسے معاملات دیکہہ سکوں۔ میرے حالات کے لئے میری تعلیمیں دیکہی جاویں جو میری کتابوں میں ہیں۔ دستخط مرزا غلام احمد بقلم خود

دستخط حاکم

بیان ہمارے مواجہہ سماعت میں تحریر ہو کر سنایا گیا سنکر درست تسلیم کیا۔ دستخط حاکم

بیان محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ نمبر ۵۶ گواہ استغاثہ باقرار صالحہ

میں بٹالہ میں ۱۸۹۳ء سے ڈپٹی انسپکٹر ہوں۔ کچہہ بحث مذہبی ان پانچ سالوں میں برابر جاری رہا ہے۔ مولوی محمد حسین نے مجہکو چہری دکہلائی تہی۔ یہہ کہا تہا کہ آپنے سنا ہے کہ مرزا غلام احمد نے جو تیرہ مہینے کی میعاد کا اشتہار جاری کیا ہے۔ میں اس کو اپنی حفاظت کے واسطے پاس رکہنا چاہتا ہوں۔ بوجہ اسکے خوف کے کیا اسکے واسطے کچہہ لائیسنس کی ضرورت ہوگی۔ میں نے اُسکو کہا کہ میرے خیال میں یہہ معمولی چہری ہے۔ اور اسکے واسطے لائیسنس کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اُسوقت مولوی محمد حسین نے یہہ بہی ذکر کیا تہا کہ میں پستول اور بندوق کے لیئے درخواست لائیسنس کی کرونگا۔ الحکم قادیان میں چہپتا ہے۔ اور شیخ یعقوب علی اسکا ایڈیٹر ہے۔ مرزا غلام احمد کے اہتمام میں چہپتا ہے۔ میرے خیال میں جو کچہہ اس میں چہپتا ہے وہ مرزا کے مشورہ اور ملاحظہ سے۔ اور اُن کی نگرانی میں چہاپا جاتا ہے۔ یعقوب علی اُسکے مکان میں رہتا ہے۔ اُسی سے کہانا کہاتا ہے۔ ان دونوں فریقوں کا جوش بڑا اشتعال انگیز ہے۔ اور دشمنی سالہا سال سے چلی آتی ہے۔ جب پنڈت لیکہرام مارا گیا اُسوقت بٹالہ میں مذہبی جوش بہت تہا۔ مولوی محمد حسین جو اندیشہ بتاتا تہا۔ میرے خیال میں وہ واقعی اندیشہ ہے۔ مجہکو اسواسطے خیال ہے کہ عام افواہ ہے کہ جو پیشین گوئیاں کی گئیں اُن کے پورا کرنے کے لیئے کوششیں کی گئی ہیں میرے نزدیک واقعی اندیشہ ہے (جرح مسٹر اوڑٹل پر کہا) محمد حسین کی نسبت میرے پاس کوئی رپورٹ نہیں ہوئی۔ کہ اس سے اندیشہ ہے۔ وہ کبہی کسی مقدمہ میں یا لڑائی میں شامل نہیں ہوا۔ یہہ دونوں اپنی اپنی جگہہ پیشوا نے اسلام سمجہتے ہیں (جرح مولوی فضل الدین وکیل پر کہا) مرزا غلام احمد کی نسبت کسی آدمی کی طرف سے کوئی خاص رپورٹ تہانہ میں نہیں ہوئی کہ اسکی طرف سے خطرہ ہے۔ چند سالوں سے مرزا صاحب قادیان میں رہتے ہیں۔ مرزا صاحب کا اپنا چہاپہ خانہ قادیان میں ہے سوائے اس الحکم کے چہاپے خانے کے۔ میرے سامنے مرزا صاحب نے کبہی مشورہ یا صلاح کسی امر کے چہاپے جانے کی نسبت یعقوب علی کو نہیں دی۔ میری آمدورفت قادیان میں اکثر زیادہ رہتی ہے ہفتے یا دوسرے ہفتہ جایا کرتا ہوں۔ جو اخبار یا رسالہ کبہی کبہی کو منگاتا تہا تو مجہکو یہہ خبر ملتی تہی کہ مرزا صاحب کو کسکو ایڈیٹر دیتا ہے۔ میں نے الحکم میں ایڈیٹر کا یہہ اعلان نہیں دیکہا کہ مرزا صاحب کا اس رسالہ سے کچہہ تعلق نہیں ہے۔ ایک شکایت نسبت ایک کانسٹیبل حاکم علی کے الحکم میں چہپی تہی۔ اسنے رپورٹ دی تہی کہ مرزا غلام احمد اور امام الدین و نظام الدین کے درمیان بابت تنازعہ ایک دیوار کے سخت اندیشہ فساد کا ہے۔ مولوی محمد حسین نے بعد اشتہار تیرہ ماہ کے مجہکو چہری دکہلائی تہی۔ مجہکو مقامی حالات کی وجہہ سے یہہ خیال ہے کہ جب کبہی مرزا صاحب پیشینگوئی کرتے ہیں۔ تو اُس کی صداقت کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بقلم خود

دستخط حاکم

بیان گواہ ہمارے مواجہہ اور سماعت میں تحریر ہو کر سنایا گیا سنکر درست تسلیم کیا۔ دستخط حاکم

بیان سید بشیر حسین انسپکٹر پولیس باقرار صالحہ

میں ضلع ہذا میں انسپکٹر پولیس ہوں۔ میں لاہور شہر میں انسپکٹر پولیس تہا۔ قبل اسکے کہ ضلع ہذا میں آیا۔ پنڈت لیکہرام کے قتل کے وقت وہاں تہا۔ یہہ عام قومی شبہہ تہا کہ مرزا غلام احمد کا تعلق اس قتل میں تہا۔ جو فقرات اسوقت پڑہکر ہردو فریق کو سنائے گئے ہیں اُن کے شایع ہونے کی وجہہ سے کوئی شبہہ نہیں ہے۔ کہ نقض امن کا اندیشہ ہے نہ مرزا اور نہ مولوی محمد حسین خود کوئی ایسا فعل کریں گے۔ مگر وہ اپنے مریدوں کو اشتعال دینگے۔ (جرح مسٹر اوڑٹل بیرسٹر پر کہا) محمد حسین کی نسبت کبہی شبہہ نہیں ہوا کہ اُسنے یا اُسکے پیروی کنندوں نے اشتعال قتل دیا ہے۔ مجہکو اس ضلع میں آئے ہوئے تین مہینے ہوئے ہیں۔ مجہکو محمد حسین کی نسبت سب حال معلوم نہیں ہے مگر اسقدر معلوم ہے کہ اُسکے دوست اور مرید ہیں۔ جو جو کچہہ وہ کہے کرینگے۔ میں یہہ نہیں کہتا کہ اسکے مرید ہیں۔ مرزا کے بہی مرید ہیں۔ (جرح مسٹر براؤن پر کہا) لاہور میں یہہ افواہ تہی کہ پیشینگوئی کو پورا کرنے کے لئے مرزا نے ایسا قتل کیا ہے۔ مجہکو کسی خاص کتاب کی بابت معلوم نہیں۔ لیکن اسقدر معلوم ہے کہ پنڈت لیکہرام اپنے مخالفوں کی نسبت کتابیں شایع کرتا تہا میں ذاتی طور پر

محمد بخش جعفر زٹلی کا دو قف نہیں ہوں۔ لیکن اتنا سنا ہے کہ وہ ناچونا شروع ہے۔ مولوی محمد حسین کا دوست ہے۔ انکا امر کے متعلق شمس الدین اور تاج الدین کے گھر کی تلاشیاں ہوئیں۔ اور نیز ایک انجمن کے مکان کی بھی تلاشی ہوئی تھی۔ وہ انجمن مرزا کے مخالف تھی

دستخط انسپکٹر پولیس

دستخط حاکم

بیان گواہ ہمارے مواجہہ اور سماعت میں تحریر ہو کر سنایا گیا۔ سنکر درست تسلیم کیا۔ دستخط حاکم۔

نقل حکم درمیانی مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۸۹۹ء

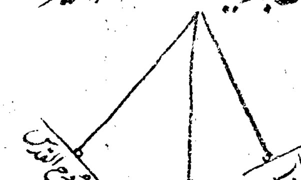
مقدمہ فوجداری

با جلاس مسٹر جی۔ ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

وکلائے ہر دو فریق چاہتے ہیں کہ مقدمہ کا التوا کیا جاوے اسلئے ۲۷ر جنوری ۱۸۹۹ء کو بمقام دھاریوال اب یہہ مقدمہ پیش ہووے۔ وکلاء کو آج کی کارروائی کی نقل دیجاوے اور نیز فقرہ ملے کی نقل بھی دیجاوے کہ جو عدالت میں پڑھی گئیں۔ اور اگر ممکن ہووے تو وکلاء اُن کا ترجمہ داخل کریں۔ چنانچہ وہ اسبات پر رضامند ہیں۔ تحریر ۱۱ $\frac{1}{99}$ – دستخط حاکم

ابطال الوہیت مسیح ابن مریم

ذات باریتعالےٰ وحدہٗ لاشریک



باپ بیٹا۔ روح القدس۔ یہہ تین اقنوم خدا کے واحد کے تین صفات یعنی ذاتی طاقتیں عیسائی مانتے ہیں۔ اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ صفات ذات کا عین ہوتی ہیں اسلئے تینوں اقنوم ازلی و ابدی ہیں۔ اور تینوں پر خدائی کا اطلاق جائز ہے۔ اور ان تین صفات کے کام بھی جدا جدا ہیں۔ باپ کا کام خلقت کا پیدا کرنا اور فنا کرنا۔ بیٹے کا کام گنہگاروں کی نجات کا انتظام کرنا۔ روح القدس کا کام بندگان خدا کو ہدایت پر قائم رکھنا۔ یہہ تینوں اقنوم یعنی صفات خداوندی کا بیان ہے جو اوپر ہو چکا۔

اب حضرات عیسائی صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو شکم مریم صدیقہ سے پیدا ہوئے تھے جنکی پیدائش آج ۲۴ر اکتوبر کو ۱۸۹۸ سال ہوتے ہیں بشری میں مبتلا تسلیم کرتے ہیں۔ اور آب۔ خاک۔ آتش۔ باد۔ سے مرکب مانتے ہیں۔ اور روح ناطق بھی تمام ذیحیات کی طرح اُن کے خاکی وجود میں قبول کرتے ہیں۔ اب اس حادث وجود کا متحد ہونا وجود باری تعالیٰ سے کیونکر عیسائی صاحبان مانتے ہیں؟ آیا یہہ وجود عنصری محدود و محسوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسکا حادث ہونا خود عیسائیوں نے تسلیم کرلیا ہے ذات باری تعالےٰ کے وجود قدیم میں فنا ہو گیا تہا بایں وجہہ اُن پر خدائی کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ یا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وجود عنصری محدود و محسوس خدا کا نزول و حلول کر مان کر قدیم و حادث کو ایک مانا جاتا ہے۔ اور یہہ بھی فرمائیں کہ ذات باریتعالےٰ کا حلول و نزول عیسائی تسلیم کریں تو چاہیئے کہ مسیح ابن مریم پر باپ اور بیٹے اور روح القدس کا اطلاق جایز تصور کریں۔ اور جس طرح بیٹے کو مریم کا صاحبزادہ خیال کرتے ہیں اسیطرح باپ اور روح القدس کو بھی مریم کے بیٹے ٹھہرائیں شق ثانی۔ اگر ارشاد ہو کہ صرف بیٹے کا اقنوم مسیح کے وجود عنصری میں حلول و نزول ہوا تہا۔ اسلئے مسیح پر بیٹے کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ تو اس کے جواب میں گذارش ہے کہ اقنوم یعنے صفت خود عیسائیوں کا تسلیم شدہ امر ہے۔ اور یہہ بات مسلم الطرفین ہے کہ صفت اپنے موصوف سے جدا نہیں ہو سکتی۔ اور نہ خدا کی ذات پاک میں قطع و برید کسی اہل کتاب کا مذہب ہے۔ پہر ایک اقنوم بیٹے کا خدا کی ذات سے علیحدہ ہو کر کہیں حلول و نزول ہولے پہرنا کیا معنے رکہتا ہے؟ ان صورتوں کے علاوہ اگر کوئی صورت عیسائیوں کو معلوم ہو جس سے حادث اور قدیم کی یکتائی ہو سکتی ہے تو براہ مہربانی بیان فرمائیں۔ مگر ثبوت اس مسئلہ کا خلاف عقل کا توریت اور صحف انبیاء علیہ السلام سے عنایت فرمائیں۔ کیونکہ مسئلہ خداشناسی کا انبیاء کرام پر ازجانب باری تعالےٰ منکشف ہوتا ہے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا اور انصاف بہی یہی ہے کہ مسئلہ خداشناسی کے بارے میں انبیائے پاک کی جماعت کا اتباع چہوڑ کر کسی ناصیگر یا جہوٹی قسمیں کہانے والوں کا اعتبار کرنا سراسر عقل سے ہاتہ دہونا ہے۔

راقم کمترین الہ دین واعظ دعوت اسلام لودیانہ

دار الامان قادیان

۱۔ کچھہ روزوں مطلع ابر آلود رہا۔ موسم میں تبدیلی کا رنگ کسیقدر ہو چلا ہے۔

۲۔ ہفتہ کی شام کو ہلال شوال المکرم نظر آیا۔ اور اتوار کو صبح ۹ ½ بجے کے قریب نماز عید ادا کی گئی۔ بیرونجات سے بہی کچھہ احباب آگئے تہے۔ کوئی آٹھہ نوسو کے قریب آدمی شامل نماز ہوئے۔ جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا۔ اور نماز پڑہائی۔ مولوی صاحب کا طرز بیان وسیع و دلفریب ہے۔ اسپر ایک سچا جوش اور حقیقی درد۔ یہی باتیں تہیں۔ جنہوں نے خطبہ کو بہت ہی موثر بنا دیا۔ کوئی سوا گہنٹہ کے قریب آپنے وعظ فرمایا۔ اور خیر و خوبی سے عید گذر گئی۔

۳۔ ۱۳ر فروری کو علے الصباح مقدمہ کی پیروی کیلئے حضرت اقدس معہ احباب دار الامان سے بٹالہ کو روانہ ہوگئے۔ جہاں سے بسواری ریل پٹہان کوٹ کو تشریف لیگئے۔ مقدمہ کی تاریخ کے کل حالات اس ہفتہ ہم عدم گنجایش کے باعث درج اخبار نہیں کرسکے۔ انشاء اللہ آیندہ ہفتہ میں مقدمہ کی کل کارروائی ہدیہ ناظرین کی جاویگی۔

۴۔ ۲۸ر جنوری ۱۸۹۹ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں تقسیم انعام کا جلسہ ہوا۔ جس کی مفصل روئداد دوسرے وقت پر ہم شایع کرینگے۔

۵۔ ہم نہایت خوشی سے ظاہر کرتے ہیں کہ جناب مرزا فضل بیگ صاحب قانونی مشیر قصور اپنے صاحبزادوں کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل کرانے کے لئے لائے ہیں۔

ضمیمہ اخبار الحکم قادیان ۳ مارچ ۱۸۹۹ عیسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اپنے مریدوں کی اطلاع کے لئے

جو پنجاب اور ہندوستان اور دوسرے ممالک میں رہتے ہیں اور نیز دوسروں کے لئے اعلان

جو کہ ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری مجھ پر اور مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ پر عدالت جے ایم ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپورہ میں دائر تھا بتاریخ ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا کہ فریقین سے اس مضمون کے نوٹسوں پر دستخط کرائے گئے کہ آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ دل آزار مضمون کی پیشگوئی نہ کرے کوئی کسی کو کافر اور دجّال اور مفتری اور کذاب نہ کہے۔ کوئی کسی کو مباہلہ کے لئے نہ بلاوے اور قادیان کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جائے اور نہ بٹالہ کو طا کے ساتھ اور ایک دوسرے کے مقابل پر نرم الفاظ استعمال کریں۔ بدگوئی اور گالیوں سے مجتنب رہیں۔ اور ہر ایک فریق حتی الامکان اپنے دوستوں اور مریدوں کو بھی اس ہدایت کا پابند کرے اور یہ طریق نہ صرف باہم مسلمانوں میں بلکہ عیسائیوں سے بھی یہی چاہیئے'' لہذا میں نہایت تاکید سے اپنے ہر ایک مرید کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ ہدایت مذکورہ بالا کے پابند رہیں اور نہ مولوی محمد حسین اور نہ اس کے گروہ اہل حدیث اور نہ کسی اور سے اس ہدایت کے مخالف معاملہ کریں۔ بہتر تو یہی ہے کہ ان لوگوں سے بکلی قطع کلام اور ترک ملاقات رکھیں۔ ہاں جس میں رشد اور سعادت دیکھیں اسکو معقول اور نرم الفاظ سے راہ راست سمجھائیں اور جس میں تیزی اور لڑنے کا مادہ دیکھیں اس سے کنارہ کریں۔ کسی کے دل کو ان الفاظ سے دکھ نہ دیں کہ یہ کافر ہے یا دجّال ہے یا کذاب ہے یا مفتری ہے گو وہ مولوی محمد حسین ہو یا اس کے گروہ میں سے یا اس کے دوستوں میں سے کوئی اور ہو۔ ایسا ہی کسی عیسائی اور کسی دوسرے فرقہ کے ساتھ بھی ایسے الفاظ جو فتنہ کو برپا کر سکتے ہیں استعمال میں نہ لاویں اور نرم طریق سے ہر ایک سے برتاؤ کریں۔ اور ہم مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ چونکہ اس نوٹس پر انکے بھی دستخط کرائے گئے ہیں بلکہ اسی تحریری شرط سے عدالت نے اُن پر مقدمہ چلانے سے انکو معافی دی ہے۔ لہذا وہ بھی اسی طور سے اپنے گروہ اہل حدیث امرتسری لاہوری لدھانوی دہلوی اور راولپنڈی کے رہنے والے اور دوسرے اپنے دلی دوستوں کو بذریعہ چھپے ہوئے اعلان کے بلاتوقف اس نوٹس سے اطلاع دیں کہ وہ حسب ہدایت صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع گورداسپورہ اپنے فریق مخالف یعنے میری نسبت کافر اور دجّال اور مفتری اور کذاب کہنے سے اور گندی گالیاں دینے سے روکے گئے ہیں۔ اور اس معاہدہ کی پابندی کے لئے نوٹس پر دستخط کر دیئے گئے ہیں کہ وہ آئندہ نہ مجھے کافر

کہیں گے نہ دجال نہ کذاب نہ مفتری۔ اور نہ گالیاں دینگے اور نہ قادیان کو چھوٹے کاف سے لکھیں گے اور ایک حد تک اس بات کے ذمہ دار رہیں گے کہ انکے دوستوں اور ملاقاتیوں اور گروہ کے لوگوں میں سے کوئی شخص ایسے الفاظ استعمال نکرے۔ سو سمجھا دیں کہ اگر وہ لوگ بھی اس نوٹس کی خلاف ورزی کریں گے تو اس عہد شکنی کے جواب دہ ہونگے۔ غرض جیسا کہ میں نے اس اعلان کے ذریعہ سے اپنی جماعت کے لوگوں کو متنبہ کر دیا ہے مولوی محمد حسین کی دلی صفائی کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اپنے اہل حدیث اور دوسرے مونہہ زور لوگوں کو جو انکے دوست ہیں بذریعہ اعلان متنبہ کریں کہ اب وہ کافر دجال کذاب کہنے سے باز آجائیں اور دلآزار گالیاں نہ دیں ورنہ سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے باز نہ آنے کی حالت میں پورا پورا قانون سے کام لیگی۔ اور ہم تو ایک عرصہ گذر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شایع بھی کر چکے کہ آیندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ کی پیشگوئی نہیں کرینگے اور اس مقدمہ میں جو ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو فیصلہ ہوا ہمنے اپنے ڈیفنس میں جو عدالت میں دیا گیا ثابت کر دیا ہے کہ یہ پیشگوئی کسی شخص کی موت وغیرہ کی نسبت نہیں تھی محض ایسے لوگوں کی غلط فہمی تھی جنکو عربی سے ناواقفیت تھی۔ سو ہمارا خدا تعالے سے وہی عہد ہے جو ہم اس مقدمہ سے مدت پہلے کر چکے۔ ہم نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۷ میں شیخ محمد حسین اور اسکے گروہ سے یہہ بھی درخواست کی تھی کہ وہ سات سال تک اس طور سے ہم سے صلح کر لیں کہ تکفیر اور تکذیب اور بد زبانی سے مونہہ بند رکھیں اور انتظار کریں کہ ہمارا انجام کیا ہوتا ہے۔ لیکن اسوقت کسی نے ہماری یہ درخواست قبول نکی اور نہ چاہا کہ کافر اور دجال کہنے سے باز آجائیں یہانتک کہ عدالت کو اب امن قائم رکھنے کے لئے وہی طریق استعمال کرنا پڑا جسکو ہم صلحکاری کے طور سے چاہتے تھے۔

یاد رہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقدمہ کے فیصلہ کے وقت مجھے یہی کہا تہا کہ وہ گندے الفاظ جو محمد حسین اور اس کے دوستوں نے آپکی نسبت شایع کئے آپکو حق تہا کہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا انصاف چاہتے اور چارہ جوئی کراتے اور وہ حق ابتک قائم ہے۔ اس لئے میں شیخ محمد حسین اور انکے دوستوں جعفر زٹلی وغیرہ کو مطلع کرتا ہوں کہ اب بہتر طریق یہی ہے کہ اپنے مونہہ کو تھام لیں۔ اگر خدا کا خوف نہیں تو اس عدالت کے خوف سے جسنے یہ حکم فرمایا اور یہ فہمایش کی اپنی زبان کو درست کر لیں اور اس بات سے ڈریں کہ میں مظلوم ہونے کی حالت میں بذریعہ عدالت کچھہ چارہ جوئی کروں۔ زیادہ کیا لکھا جاوے۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

۲۶ فروری سنہ ۱۸۹۹

انوار احمدیہ پریس قادیان

ہم لاتے ہیں آج لعل وگہر + نہ رہے کوئی لاولد مضطر + یعنی ہر حق میں ہر بشر کے لیئے + لعل ڈونڈ تقسیم سے بڑھکر +

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین حکیم امرتسر

اظہار بشارت:- ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کما حقہ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام اور راستبازی کے کام ہیں مرد میدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں۔ جہوٹوں کو سچا۔ اور سچوں کو جہوٹا نہ بنائیں۔

معیار صداقت:- بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے۔ وہ مچلکہ لکھوائے۔ اگر مراد پوری نہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و ہرمانہ لو۔ صحت کے طالبوا اولاد کے آرزو مندو! یہہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خداداد کی منادی ہے۔ عام مبارکباد ہے۔

اس خادم الاطبا کو ہمیشہ سے طبی تجربات اور فقرا و کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصا اولاد فرزند نرینہ و حیات مولود۔ و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر پنج خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ ادویہ تو وہی ہونگی۔ مگر نمبر اول۔ کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے۔ اور (۲) تونگر بہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یکماہ علاوہ خرچ دوا دیکر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آوے۔ بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لیجاوے سلیم) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرار نامہ آمدنی دو ماہ لکہدے۔ بشرطیہ پیدائش نرینہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا ہی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے پاس برضا مندی طرفین امانت رکہدیں۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہو تو مچلکہ شرطیہ لکہائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ۔ جرمانہ حسب اقرار و قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جہوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈہا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دنیا کسکو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکہوں سے ارزاں ہے۔ جو گہر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے عمر نہیں سو برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گمنام وہ بشر ہے کہ جسکا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی مفت منگوائیے۔ جن لوگوں نے زندگی دوبارہ پائی اور جنکی دلی مراد بر آئی۔ اُن کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز مکمل

محفہ ڈبیہ سے درج ہوگا۔ والیاں ریاست و امرا حب

منشا خود شرائط مندرجہ سے مستثنے ہیں +

نمبر	نام مرض	خرچ	نمبر	نام مرض	خرچ	نمبر	نام مرض	خرچ	نمبر	نام مرض	خرچ
۱	جس کے اولاد نہو۔	۵ع	۱۰	قولنج و دردی۔	صہ	۱۹	لقوہ۔	ع	۲۸	نل اُترنا۔	صہ
۲	جسکی اولاد چہوٹی مرجاوے۔	صہ	۱۱	سوزاک۔	صہ	۲۰	بھگندر۔	۵ع	۲۹	طول و عرض و ممسک دوا ید۔	صہ
۳	جسکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہو۔	صہ	۱۲	سرعت۔	عہ	۲۱	ناسور۔	۵ع	۳۰	خضاب سالانہ۔	عہ
۴	جسکا حمل ۶-۸ ماہ کا گر جاوے۔	صہ	۱۳	جریان۔	عہ	۲۲	بواسیر خونی و بادی۔	صہ	۳۱	نزلہ و زکام۔	عہ
۵	کمزوری۔	۵ع	۱۴	غلط کاری۔	صہ	۲۳	اودہرنگ۔	۵ع	۳۲	تسہیل ولادت	عہ
۶	مرگی۔	صہ	۱۵	گنٹھیا۔	عہ	۲۴	ضیق النفس۔	۵ع	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب۔	ع
۷	تپ دق۔	۵ع	۱۶	سفیدی آنکھ۔	عہ	۲۵	لبہہ۔	صہ	۳۴	بخار تیجہ و چوتھایہ و روزانہ۔	صہ
۸	ضعف باہ۔	صہ	۱۷	ضعف بصر۔	عہ	۲۶	آتشک۔	صہ	۳۵	ضعف ہضم۔	صہ
۹	ضعف جگر۔	ع	۱۸	سبل۔	عہ	۲۷	آتشک کل بدن۔	۵ع	۳۶	سرسام	ع

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں +

حق ہے جو فضل ایزد داور + کہیں نہو ان کے نام ور اختر +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سرمہ ممیرے - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست - اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کافی تولہ ۲ - خالص ممیرہ فی ماشہ ۸ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ - میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ کا آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ یعنی اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے - مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے راقم ڈاکٹر ڈی ایم سالگلے صاحب بہادر - ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے طیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مساۃ اتم دیوی عمر ۴۵ سال ساکن لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے - آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا ہی نہیں پرو سکتی تھی - اور دن اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ - جناب میاں سنگھ صاحب تسلیم بصد تعظیم - شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا - میرے ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولا ہونے کے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی اور مریض دعاگو ہے - بندہ بھی بصد شکرگزاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور بہت ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلاتعلق تاکید کرتا ہے کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم ممیرے کے سرمہ کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں - راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ اسسٹنٹ کوٹ گڈھ - ڈسپنسری شملہ

۴ - جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکمار اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی باری چشم میں ہے - ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خان دُرانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر معزالمحمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان -

۶ مارچ ۱۸۹۶ء

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو اہلو کراس بنک میں بطور ۱۸۹۶ء کر جمع کیا گیا ہے -

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا